JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 4, Issue: 1, Jan-June 2024. P: 01-25
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/88
DOI: https://doi.org/ 10.5281/zenodo.11090014

Article History:	Received	Accept	Published
	28-09-2023	15-02-2024	30-03-2024

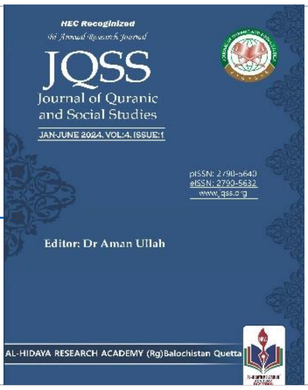

Copyright: © The Aothors Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

حلال غذا سے متعلق شرعی ضوابط

Sharia Rules Regarding Halal Food.

1. **Marghoob Ahmed** marghhob.12@gamil.com	Sharia Expert/Auditor,Halal Certification, Testing and Research Services (HCTRS) International Center for Chemical and Biological Sciences (ICCBS), University of Karachi Pakistan.
2. **Abdul Rehman** hassanzai313@gamil.com	Teaching Assistant, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi
3. **Fawad Saeed** fawad.saeed@gamil.com	Faculty Member Iman Institute of Management and Sciences Karachi

How to Cite: Marghoob Ahmed andAbdul Rehman and . Fawad Saeed . Sharia Rules Regarding Halal Food (2024), *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 4(1), 01-25.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

Journal of Quranic and Social Studies
Volume:4, Issue:1, 2024

حلال غذا سے متعلق شرعی ضوابط

Sharia Rules Regarding Halal Food

Journal of Quranic and Social Studies
01-25
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:1, 2024
DOI:10.5281/zenodo.11090014
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Marghoob Ahmed

Sharia Expert/Auditor,Halal Certification, Testing and Research Services (HCTRS), International Center for Chemical and Biological Sciences (ICCBS), University of Karachi, Pakistan

Abdul Rehman

Teaching Assistant, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi

Fawad Saeed

Faculty Member Iman Institute of Management and Sciences Karachi

Abstract

Diet is the apparent survival of human being, as well as the basic and fundamental need of every human being. It recognized that food has most important in any human life. The physical protection of mental and spiritual health is based on human diet. The effects of diet are on both private and public aspects of human life. The performance of good and evil in life is also related to diet. If the food is pure the person himself, the pure, and the attributes of the person become a useful part of the society for others, so that the world also becomes a path of good and hereafter. If the diet is unclean, the actions that are released from the human body are bad, and such a person, for himself and especially for religion, Islam is the basic unit of life. Therefore, Islam has emphasized a lot of food, Islam only corrects pure things for humans and prevents the use of dirty and unclean things. It is in the Quran: "people ask you what things are lawful for them"? Say unto you that all pure things are lawful for them. In the second place, "all pure things are lawful for them, and all dirty things are forbidden." the summary of religious orders is to adopt two things lawful and to take away from committing haram. If the summary of the whole religion is permissible, then it is permissible for them to do so. There are effects of forbidden food that are coming in front of time, every human is seeking paradise, and the way the person wears paradise.

Keywords: Halal Food, Halal Industry, Shariah Accreditation, Sharia Rules, Forbidden Food

Corresponding Author Email:

marghhob.12@gamil.com

hassanzai313@gamil.com

fawad.saeed@gamil.com

ابتدایہ

غذا، انسان کی ظاہری بقاہے ہونے کے ساتھ ساتھ ہر انسان کی بنیادی اور اساسی ضرورت ہے یہ بات مسلم ہے کہ کسی بھی انسان کی زندگی میں غذا کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ جسمانی تحفظ ذہنی وروحانی صحت کا مدار بھی انسانی غذا پر ہے۔ غذا کے اثرات انسانی زندگی کے نجی اور اجتماعی ہر دونوں پہلو پر ہوتے ہیں، زندگی میں نیک اور بد اعمال کے انجام دہی کا تعلق بھی غذا کے ساتھ ہے، غذا پاک تو انسان خود پاک افکار پاک، اعمال پاک، اخلاق پاک اوران صفات سے متصف انسان خود کے لیے دوسروں کے لیے معاشرے کے لیے ایک کارآمد پرزہ بن جاتا ہے غرض یہ کہ دنیا بھی اچھی اور آخرت کا راہی بن جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر غذا ناپاک تو انسان کے بدن سے صادر ہونے والے اعمال بد، کردار بد، افکار بد اور ایسا شخص معاشرہ کے لیے اور خود اپنے لیے اور خاص طور پر دین اسلام کے لیے ناسور کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ غرض یہ کی غذا انسانی زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ اسی لئے اسلام نے غذائی حلت وطہارت پر بہت زور دیا ہے، اسلام صرف پاک چیزوں کو انسانوں کے لئے درست قرار دیتا ہے اور گندی اور ناپاک چیزوں کے استعمال سے روکتا ہے قرآن مجید میں ہے: "لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں "؟ آپ فرمادیں کہ تمام پاک چیزیں ان کے لئے حلال ہیں۔ دوسرے مقام پر ہے " تمام پاک چیزیں ان کے لئے حلال ہیں اور تمام گندی چیزیں حرام ہیں "اسی طرح اگر دیکھا جائے تو دینی احکامات کا خلاصہ دو چیزیں حلال کو اختیار کرنا اور حرام کے ارتکاب سے دوری اختیار کرنا ہے۔ گویا پورے دین کا خلاصہ دو جملوں میں اگر کہیں تو وہ اختیار حلال اور اجتناب حرام ہے ۔ حلال غذا کے اپنے اثرات ہیں۔ حرام غذا کے اپنے اثرات ہیں جو وقت کے ساتھ سامنے آتے رہتے ہیں، ہر انسان جنت کا طلبگار ہے اور جس راستے سے انسان نے جنت پہنچنا ہے اس راستے کے درست انتخاب اور اس پر چل کر جنت میں داخل ہونے کے لیے ظاہری شرط نیک اعمال ہیں اور نیک اعمال پاک اور صاف غذا کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر حلال غذا کے موضوع کو چنا گیا ہے۔ اس مضمون میں ابتداً حلال وحرام کا اسلامی تصور، حلال غذا کی اہمیت ضرورت اور انسانی زندگی پر اس حلال غذا کے اثرات اور حرام غذا کے اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد حلال غذا سے متعلق شرعی ضوابط پر تفصیلی بحث کی گئی ہے جس کے ضمن میں حلت وحرمت کا شرعی ضابطہ، طہارت ونجاست کا ضابطہ، اسی کے ساتھ روئے زمین پر کھائے جانے والی اشیاء جمادات نباتات اور حیوانات کی تفصیل اور ان سے متعلق شرعی ضوابط کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مزید بر آں فقہائے مذاہب جن چیزوں کے کھانے پر حرمت کا حکم لگاتے ہیں اور اس کی انہوں نے جو علل اور اسباب ذکر فرمائیں ہیں ان اسباب اور علل کو فرداًفرداًزیر بحث لاکر امثلہ کے ساتھ ان کی وضاحت کی گئی ہے اسی طرح داخلی اور خارجی استعمال کے شرعی ضوابط بھی زیر بحث لائے گیے ہیں۔

تحقیق کا طریقہ کار:

زیر نظر مضمون میں تقابلی فقہ کی روشنی میں " حلال غذا سے متعلق شرعی ضوابط " پر سیر حاصل بحث کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس بحث سے پہلے منطقی طور پر ضروری ہے کہ پہلے حلال وحرام کی اہمیت وضرورت، تعریف وتحقیق اور حلال غذا کا اسلامی تصور کا ضروری تعارف پیش کیا جائے اور اس کے بعد حلال غذا سے متعلق شرعی ضوابط پر خامہ فرسائی کی جائے، چنانچہ سب سے پہلے حلال سے گفتگو کی ابتدا کی جاتی ہے۔

حلال کی لغوی تحقیق وتعریف

"لغت میں " حلال" حرام کی عکس اور نقیض ہے، یہ حل یحل حلا سے ماخوذ ہے۔ حلال کا مادہ (ح ل ل) ہے، سہ حرفی بنیادی مادہ ہے"۔(1)

"حلال کا لفظی معنی جائز، روا، مباح یا غیر ممنوع وغیرہ ہے"۔(2)

"لفظ "حل" کے اصل اور لغوی معنی گرہ کھول دینے کے ہیں"۔(3)

"جب کیہ حریم اس احاطے کو کہتے ہیں جو کنویں میں کسی چیز کو گرنے سے روکتا ہے"۔(4)

"اس کے معنی اترنے کے بھی آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کسی جمی ہوئی چیز کو پگھلا دیا جائے تو اسے بھی حلّ کہتے ہیں یعنی اس کی گرہ کھل گئی یا کھول دی گی۔ صاحب تفسیر قرطبی فرماتے ہیں کہ حلال کو حلال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے منع کی گرہ کھل جاتی ہے"۔(5)

امام غزالی رحمہ اللہ حدیث مبارکہ الحلال بین کے تحت حلال کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"الحلال المطلق هو الذي خَلَا عَنْ ذَاتِهِ الصِّفَاتُ الْمُوجِبَةُ لِلتَّحْرِيمِ فِي عينه وانحل عن أسبابه ما تطرق إليه تحريم أو كراهية"۔ (6)

"حلال وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے ان تمام صفات سے خالی ہو جو تحریم کا موجب بنتی ہے مزید فرماتے ہیں کہ ان تمام اسباب سے بھی پاک ہو جن کی وجہ سے تحریم اور کراہیت اس کی طرف راستہ پاتی ہے"۔

حرام کی لغوی تحقیق و تعریف

"حلال کے مقابلے میں حرام ہے، حرام کا لغوی معنی ممنوع، محترم، محفوظ اور معزز وغیرہ ہے"(7)۔()

"حرام حلال کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: حرم علیه الشئ حرمة و حراما، اس پر ایک چیز حرام ہو گئی"(8)۔()

حرام سہ حرفی بنیادی مادہ ہے، حرمہ الشئ، حریما و حرما اس سے کسی شے کو روک لینا۔ اس شے کو اس تک پہنچنے نہ دینا۔ لہذا اس کے بنیادی معنی شدت کے ساتھ روک دینے یا ممانعت کر دینے کے ہیں۔

علامہ آمدی لکھتے ہیں:

هو ما ينتهض فعله سببا للذم شرعا بوجه ما من حيث هو فعل له (9)

وہ فعل جس کا ارتکاب شرعاً اپنی ذاتی حیثیت میں ہر صورت ممنوع ہو"۔

"اصولین کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب ہے جو یقینی طور پر کسی کام سے رکنے کا تقاضا کرتا ہو، بایں طور کہ اس کا کرنا قطعا جائز نہ ہو"۔(10)

اسلام کا تصور حلال و حرام

حلال و حرام ایک دینی شرعی اصطلاح ہے۔ انسان کے جملہ اعمال کا تعلق اور محور یہ دو تعبیرات اور اصطلاحات ہیں۔ رب ذوالجلال نے انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا اور اس بندگی کی اکمل اور کامل تکمیل کے لیے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے دین اسلام کو دین حنیف کے طور پر چنا ہے۔ دین اسلام فطری دین ہے اور یہ ہی مکمل ضابطہ حیات ہے اگر دینی شرعی احکامات کا خلاصہ نکالا جائے تو وہ دو چیزیں ہیں جائز اور حلال چیزوں کو بروئے کار لانا اور جملہ حرام امور کو ترک کرنا۔ اللہ کریم نے قرآن میں حلال کو اختیار کرنے اور حرام سے بچنے کی جا بجا تلقین کی ہے۔ حلال و حرام ایک مکمل اتھارٹی ہے اور یہ مخلوق میں سے کسی کے پاس نہیں یہ اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

تصور حلال و حرام کی ابتداء ابوالبشر سے شروع ہوتی ہے یہ کوئی نت نئی اصطلاح نہیں ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ آج کے اس جدید دور میں اس میدان میں جدت اور وسعت آگئی ہے اسی کے پیش نظر اس کی حساسیت مزید بڑھ گئی ہے۔ حلال و حرام کا تصور ہی تو ہے جس سے انسان کے سامنے ایک دوٹوک اور واضح لائحہ عمل آتا ہے اسی کے طفیل انسان بڑے ہی آسانی سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ دنیا و آخرت کے اعتبار سے کونسا عمل بہتر اور کون سا بدتر ہے، اچھائی اور برائی نیکی اور بدی میں بھی تمیز کر سکتا ہے یہ ہی تصور حلال و حرام بے راہ روی اور آزاد خیالی کے سامنے گہرا بند ہے، نظریات کی درستگی، اعمال کی پختگی اور معتدل اخلاق اسی سے بنتے ہیں ایک مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تشکیل اسی پر منحصر ہے۔

حلال غذا کی اہمیت و ضرورت:

شریعت اسلامیہ میں غذا کو بڑی اہمیت حاصل ہے جس کی طرف قرآن اس طرح اشارہ کرتا ہے "اے لوگو! زمین میں سے پاکیزہ اور حلال غذا کو اپنی خوراک بناو اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو" دوسري جگہ ارشاد ھے:

"یاا یھاالذین آمنوا کلوا من طیبات مارزقناکم "

اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی پاک چیزوں کو کھاؤ۔

شعب الایمان میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ "

"معدہ بدن کا حوج ہے اور رگیں اس کی طرف آنے والی نالیاں ہیں جب معدہ درست ہو تو رگیں اس کی طرف صحت کے ساتھ آئیں گی اور جب معدہ بیمار ہوا تو رگیں اس کی طرف مرض لے کر آئیں گی"۔(12)

قوت القلوب میں اس روایت کو نقل کرنے بعد شیخ ابو طالب مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہیں "جیسے عمارت میں بنیاد کو اہمیت ہے اس طرح غذاء کو دین میں اہمیت حاصل ہے۔ جب بنیاد پختہ ہو گی تو عمارت بلند اور پختہ ہو گی اور اگر بنیاد کمزور اور ٹیرھی ہو تو عمارت گر کر تباہ ہو جائے گی"۔ انسان کی زندگی میں صادر ہونے والے اعمال کا تعلق غذا کے ساتھ ہے چاہے وہ اعمال اچھے ہوں یا برے ہوں، انسانی جسم اور ذہنی وروحانی صحت کا مدار بھی غذا پر ہے۔ اجتماعی اور نجی زندگی پر بھی اس کے قوی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ شریعت مطہرہ انسانوں کے لیے صرف پاک اور صاف غذا استعمال میں لانے کا حکم دیتی ہے ناپاک اور گندی نجس چیزوں سے روکتی ہے اور منع کرتی ہے۔ رب کریم کا ارشاد ہے:

" ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث "۔(13)

"تمام پاک چیزیں ان کے لئے حلال ہیں اور تمام گندی چیزیں حرام ہیں"۔

"قرآن میں رسولوں اور پیغمبروں کو خطاب ہے "اے رسولوں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو"۔(14)"

اعمال صالحہ کا تعلق غذا کے ساتھ ہے

مفسر قرآن مولانا عبدالحمید صواتیؒ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ملت کا ایک عام اصول بیان کیا ہے جو تمام انبیاء کی تعلیم میں مشترک ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس کام کا حکم اللہ نے نبیوں کو دیا ہے۔ وہ حکم تمام مومنوں کے لئے بھی قابل عمل ہے کہ حلال چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔ اکل حلال اور عمل صالح کا تعلق ملت سے ہے تمام انبیاء کا دین اور ملت ایک ہی ہے۔ ملت میں کلی اصول ہوتے ہیں۔ چنانچہ اخلاق کی پاکیزگی، اکل حلال اور عمل صالح سارے نبیوں کے مشترک اصول ہیں۔ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ،

"اللہ نے کسی چیز کے سیاہ وسفید رنگ کی بناء پر یہ حکم نہیں دیا بلکہ حلال چیز کو معیاری قرار دے کر اس کو کھانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت نعمان بن توقلؓ کی روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو مانوں، رسالت کی گواہی دوں، نماز ادا کرو، زکوۃ دوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں، تو کیا مجھے نجات حاصل ہو جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حلت و حرمت کے امتیاز کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم اور اخلاق پر خوراک سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر خوراک پاک ہو گی تو اخلاق بھی پاک ہوں گے۔ اور اگر خوراک ناپاک ہو گی تو انسان کے اخلاق بھی ناپاک ہوں گے۔ اسی لئے اللہ نے اپنے رسولوں اور ان کی معرفت تمام لوگوں کو حکم دیا کہ پاک چیزیں کھاؤ جو حلال بھی ہوں اور صاف ستھری بھی"۔(15)

حرام غذا کی نحوست

"حرام غذا ایک بدترین زہر ہے جو انسانی زندگی کے سارے نظام کو معطل کر دیتا ہے، انسان اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوتا ہے، نیکی بدی میں فرق کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ حرام غذا کا تعلق حرام کمانے سے ہے۔ حرام کمائی اسلام میں سخت ناجائز اور اس سے حاصل ہونے والی چیزیں نہایت منحوس ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ کر رب العزت کا ارشاد ہے: "وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى

الْحُکَّامِ لِتَأْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔"(البقرۃ:۱۸۸)(آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو باطل طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس اس غرض سے رجوع کرو کہ گناہ کے طور پر لوگوں کے مال کا ایک حصہ کھا جاؤ، جب کہ تم کو معلوم بھی ہے۔)ان آیات میں کسی کا مال باطل طریقے سے کھا جانے اور حرام طریقے سے لے لینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ کونین ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں: تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ میں مٹی بھر لینا بہتر ہے اس سے کہ اپنے منہ میں ایسی چیز ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے"(16)۔

حرام غذا جہنم کی طرف سیڑھی ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"دنیا سر سبز و شاداب اور میٹھی ہے۔ جو آدمی اس میں کسب مال حلال کرے اور اس مال کو حق اور جائز جگہ خرچ کرے تو اسے اللہ تعالیٰ مل جائیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے گی) اور اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اور جو آدمی اس دنیا میں حرام اور ناجائز طریقے سے کسب مال کرے اور اسے ناحق و ناجائز جگہ خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلت کی جگہ اتاریں گے (یعنی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے) اور بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں ڈوبے ہوئے مستغرق ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ (قرآن مجید میں جہنم کا ذکر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ جب بھی آگ بجھے گی ہم اس کی گرمی اور شعلوں کو اور زیادہ کر دیں گے"(17)۔

انسان کی غذائی ضرورت شریعت کی نظر میں

غذا ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور اس ضررت کو شریعت نے کیا درجہ دیا ہے اور کتنا لحاظ رکھا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لیے یہ کافی ہے کہ اگر کسی انسان کو بھوک کے باعث اپنی جان کھو دینے کا خطرہ لاحق ہو جائے تو شریعت ایسی صورت میں مردار کھانے کے لازم قرار دیتی ہے تاکہ انسان اپنی جان کو بچائے "الضرورۃ تبیح المحضورات" یہ وہ مقام ہے جہاں شریعت نے اپنے حق کے مقابلے میں بندے کی ضرورت کو بلند درجہ دے دیا ہے اور فوقیت اور برتری دے دی ہے۔

غذا ضرورت سے عبادت بن جاتی ہے

غذا انسان کی ضرروت ہے ہر انسان نے کھانا پینا ہے اور یہ طبعی ضرورت ہے اگر انسان اس اپنی طبعی ضرورت کو عبادت میں بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے، کسی بھی شے کو اپنی خوراک بنانے سے قبل اس کے شرعی تقاضے اگر پورے کرلے تو وہ عبادت بن جائے گی اور شرعی تقاضہ حلال و حرام کی تمیز کرنا۔

حلال غذا سے متعلق ضوابط

"اشیاء میں اصل اباحت ہے، قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "خلق لکم مافی الارض جمیعا" اللہ نے تمہارے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا ہے جو زمین میں ہے"۔ دنیا میں موجود ہر شے کو رب کریم نے انسان کے لیے مسخر کیا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے دنیا میں موجود ہر شے کو انسان اور انسانیت کے فائدے کے لیے بنایا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ایک انسان دنیا میں موجود چیزوں سے اسی وقت صحیح فائدہ اٹھا سکتا ہے جب شرعی نقطہ نظر سے اس کے لیے فائدہ اٹھانا جائز بھی بنتا ہو۔ معلوم ہوا کہ شریعت مقدسہ کا منشاو مقصد یہ ہے کہ انسان پر تنگی نہ ہو بلکہ وہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ اشیاء سے فائدہ اٹھائے یہی وجہ ہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک اشیا ء میں اصل اباحت (حلال) ہونا "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ" ہے۔ یعنی کسی بھی شے کو اس وقت تک حرام نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ اس کی حرمت پر کوئی صریح دلیل اور حجت نہ ہو"۔(18)۔

"مباح یا اباحت لغت میں ظہور کے معنی میں آتا ہے۔ شریعت کی نظر میں مباح ہر وہ فعل کہلاتا ہے جس کی اجازت ہو غرض یہ کی شر عیت نے اسے اپنی اصل اور فطرت پر بر قرار رکھا ہو، فقہاء کے ہاں مباح بمعنی حلال بھی آتا ہے اور یہ اباحت تب تک بر قرار رہتی ہے جب تک یہ فعل شریعت کے دیگر نصوص سے متصادم نہ آئے"۔(19)

اصل اباحت ہونے کا مطلب و مفہوم

اگر انسان کسی چیز کے متعلق اس کی حلت و حرمت کی صراحت سے واقف نہ ہو تو ایسی صورت میں ضابطہ یہ ہے کہ گوشت اور اس کے ساتھ چند اور اشیاء کو چھوڑ وہ حلال تصور کرلی جائیں گی بالفاظ دیگر اباحت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس شے کے متعلق دلیل اور حجت قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی کیوں اباحت اشیاء میں اصل ہے اور اصل کے لیے دلیل طلب نہیں کی جاتی اس کے بر عکس حرمت یا حرام ہونا عارض ہے اور عارض وہ ہو تا ہے جس لے لیے دلیل کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

اشیاء میں اصل اباحت ہونا خاص ہے

"دنیا میں پائے جانے والی اشیاء میں اصل اباحت یعنی حلال ہونے کا جو موقف جمہور کا ہے یہ ان اشیاء کے ساتھ خاص ہے جن کے بارے میں نصوص شرعی خاموش ہیں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ جن کے بابت نصوص میں ان کے حلال یا حرام ہونے کی وضاحت ہے وہ نص کی روسے حلال یا حرام ہی ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے: کہ "قرآن نے جس کو حلال کہا ہے پس وہ حلال ہے اور جسے حرام کہا وہ حرام ہیں اور قرآن جس سے سکوت اختیار کر گیا ہے وہ عافیت ہے، لہذا، اللہ کی طرف سے اس کی عافیت کو قبول کرو، اس لئے کہ اللہ بھولنے والا نہیں ہے"۔(20)۔

اشیاء میں حرمت اور توقف

"جمہور کے علاوہ دیگر فقہاء کے ہاں اشیاء میں حرام اور توقف ہونے کے اقوال بھی موجود ہیں جیسا کہ الاشاہ والنظائر میں ہے ملاحظہ ہو: الأشباہ والنظائر - ابن نجیم » (ص57) حرام شریعت کے نگاہ میں ہر وہ فعل کہلاتا ہے جس کے انجام دینے سے شریعت نے دوٹوک اور واضح الفاظ میں روکا اور منع کیا ہو اور اس کے نہ کرنے کی تاکید کی ہو"۔(21)

لغت میں توقف کسے چیز سے دور رہنے اور باز آنے کو کہتے ہیں اصطلاح کے اندر کسی اجتہادی مسئلے میں مجتہد کا متعدد اقوال میں سے کسی ایک بھی قول کو اختیار کرنے سے رکے رہنے کو "توقف" کہتے ہیں الغرض توقف کمال ورع اور تقویٰ کی علامت ہوا کرتی ہے۔

ابضاع میں حرام ہونا اصل ہے

انسان ہر لحاظ سے قابل تکریم ہے اور انسان کی عزت اور عفت کا مسئلہ نہایت اہم اور نازک ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ اس بابت شریعت میں قاعدہ الگ ہے اور وہ یہ کہ: عصمت (شرمگاہ) میں اصل حرمت ہے جب تک اس کے اباحت پر حجت اور دلیل قائم نہ ہو، فقہاء کی عبارات میں صراحت ہے کہ نکاح میں اصولاً ممانعت ہے فقط ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے جائز قرار دیا گیا ہے

حیوانات میں اصل حرمت ہے

"جمہور کے نزدیک لحوم یعنی گوشت میں اصل حرمت ہے اگرچہ اباحت کا قول بھی پایا جاتا ہے گوشت میں اصل حرمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں جن حیوانات کے بابت کوئی صریح حکم معلوم نہ یا کسی حیوانی غذا کی حلت و حرمت پر کوئی دلیل یا قرینہ موجود نہ ہو ایسی صورت میں حرمت اصل ہو گی حلت کے لیے دلیل طلب کرلی جائے گی"۔(22)

جن چیزوں میں اصل حرمت ہے ان کا حکم

"جن چیزوں میں اصل حرمت ہے جیسے ابضاع اور گوشت، تو انہیں صرف اس صورت میں حلال کہا جائے گا جب ان کی حلت کسی باوثوق اور یقینی ذریعے سے ثابت ہو جائے، مثلاً حلال جانور ہے تو اسے ذبح کر دیا جائے اور بضع اس وقت حلال ہو گا جب کہ عقدِ نکاح ہو جائے۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور سبب کی وجہ سے ان میں تردد ہو تو اصل یعنی حرمت کی طرف رجوع کیا جائے گا"(23)۔

حلت و حرمت کا ضابطہ

- اب تک کی جو تفصیل اوپر گزر چکی اس کا حاصل یہ نکلا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے تاہم چند چیزیں اس سے مستثنیٰ ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا۔
- حلت (حلال ہونا) اصل ٹھہرا اور اصل کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے مقابلے میں جہاں جہاں حرمت کا حکم لگے گا وہی وہی دلیل طلب کر لی جائے گی۔

حرمت و حلت میں احتیاط کا پہلو

یاد رہے کہ شریعت میں حلال و حرام کے باب میں انتہائی احتیاط برتی گئی ہے اور جہاں حلال و حرام جمع ہو جائیں وہاں حرمت کو ترجیح حاصل ہو گی جیسا کہ الاشباہ لابن نجیم میں ہے: ملاحظہ ہو: (الاشباہ لابن نجیم، 9۔)

طہارت و نجاست کا ضابطہ

جیسا کہ سابقہ تشریح سے معلوم ہوا کہ اصل اباحت اور حلت ہے حرمت کے لیے دلیل درکار ہوتی ہے اسی طرح علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں کہ طہارت اور نجاست میں اصل طہارت ہے نجاست کے لیے دلیل کی ضرورت ہو گی ملاحظہ ہو۔

"شك في وجود النجس فالأصل بقاء الطهارة؛ ولذا قال محمد رحمه الله: حوض تملأ منه الصغار، والعبيد بالأيدي الدنسة، والجرار الوسخة يجوز الوضوء منه ما لم يعلم به"(24)۔

شک کی بناء پر حرمت اور نجاست کا حکم نہیں لگایا جاسکتا

غرض یہ کہ حلت اور طہارت اصل اور یقینی قرار پائے تو ان کے رفع اور ختم کرنے کے لیے جس دلیل کی ضرورت ہو گی اس کا یقینی ہونا لازم اور ضروری ٹھہرا محض وہم اور شک سے حرمت اور نجاست کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

- **الحديقة النديه :لاحرمة الامع العلم لا مع الشك والظن لان الاصل في الاشياء الحل ۔جلد2ص:710)**
- **الحديقة النديه :الحرمة باليقين والعلم وهو لم يتيقن ولم يعلم ان عين ما اخذه حرام (الحديقة النديه جلد 2ص:721)**

تعارض دلائل کی صورت میں احوط پر عمل ہو گا

رد المحتار میں علامہ ابن عابدین نے لکھا ہے کہ احتیاط اس میں نہیں کہ حرمت یا کراہت جن کے لیے دلیل کی ضرورت ہے، کو ثابت کرنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر افترا یعنی جھوٹ باندھا جائے بلکہ اباحت کے قول میں احتیاط ہے کیونکہ اباحت اصل ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شارع ہونے کے باوجود، تمام خباثتوں کی جڑ

شراب کو حرام قرار دینے میں اس وقت تک توقف کیا جب تک آپ پر نص قطعی نازل نہیں ہوئی علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے مشروبات کے باب میں اسے ثابت رکھتے ہوئے ترجیح دی ہے۔ عام طور پر لوگوں کا یہ گمان ہوتا ہے لوگ سمجھتے یہ ہیں کہ کسی شے میں احتیاط یہ ہے کہ اسے حرام قرار دیا جائے، جب کہ فقہاء کی عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کسی شے کے بابت دلائل کا تعارض پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں احوط پر عمل ہو گا مگر احوط اور احتیاط اس میں نہیں کہ کسی شے کو حرام قرار دیا جائے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ اصل پر عمل کیا جائے اور اصل اباحت اور طہارت ہے۔ تاہم مسلمان ہونے کے ناطے یہ ہمارا فریضہ ہے کہ ہم حد درجہ احتیاط سے اپنی زندگی گزر بسر کریں خصوصیت کے ساتھ غذائی مصنوعات میں بے احتیاطی ہماری دنیا و آخرت دونوں کے لیے سخت نقصان دہ ہے اس سب کے باوجود جب تک کوئی دلیل یا ظاہر نشانی کسی شے کے حرام یا ناپاک نجس ہونے کے متعلق دستیاب نہ ہو زیادہ کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جس چیز میں نفع کا پلہ نقصان پر بھاری ہو گا وہ جائز اور حلال ہو گی

> "شرعی غذائی احکام میں ہے: کوئی چیز خیر محض یا مجموعہ شر نہیں بلکہ نفع اور نقصان دونوں ہی پہلو اپنے اندر رکھتی ہے، یہاں تک کہ ایک ہی چیز ایک شخص کے لیے مفید اور دوسرے کے لیے مضر ہوتی ہے بلکہ ایک ہی شخص کے لیے ایک پہلو سے مفید اور دوسرے پہلو سے ضرر رساں ہوتی ہے، یا اس کے بعض خواص مفید اور بعض مضر ہوتے ہیں، اس لیے جس چیز میں نفع کا پلہ نقصان پر بھاری ہو گا وہ جائز اور حلال ہو گی اور جس چیز میں نقصان کو فوائد پر غلبہ ہو گا وہ حرام اور ناجائز ہو گی۔ قرآن کریم نے خمر کی خوبیوں کا بھی اعتراف کیا ہے مگر چوں کہ نقصان کا پہلو اس میں غالب ہے اس لیے اسے حرام قرار دیا ہے۔(26)

روئے زمین پر کھائی جانے والی اشیاء کی اقسام اور ان کے احکام

امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء علوم میں لکھا ہے کہ روئے زمین پر کھائی جانے والی اشیاء تین قسم پر ہے جمادات، نباتات اور حیوانات۔

جمادات سے کیا مراد ہے

بہشتی زیور میں ہے: جمادات سے مراد وہ اشیا ہیں جو جڑی بوٹیوں اور حیوانی فضلات اور حیوانی اجزا کے علاوہ ہیں جیسے: مٹی، سونا، چاندی، تانبہ، زہر مہرہ وغیرہ۔ المجموع میں ہے: جمادات سے مراد ہر وہ شے ہے جو ذی روح حیوان نہ ہو، اور نہ کبھی حیوان تھا، اور نہ حیوان کا جزء ہو، اور نہ ہی کسی حیوان سے نکلا ہو۔ وکی پیڈیا کے مطابق جمادات جماد۔ کی جمع ایسی چیزیں جن میں روح نہیں ہوتی اور اس میں سے بیشتر کا مطلب پتھروں اور معدنیات سے ہوتا ہے۔

> "معدن لغت میں کسی بھی چیز کی وہ جگہ جس میں اس کی اصل اور اس کا مرکز ہو، اور جوہر، یعنی سونا وغیرہ نکلنے کی جگہ۔ علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں اصل میں معدن کا معنی جگہ ہے، البتہ اس میں ٹھہراؤ ہونے کی قید ہے، پھر اس کا استعمال ان اجزاء کے لئے مشہور ہو گیا جن کو اللہ نے زمین میں پیدا کیا ہے، یہاں تک کہ اس لفظ سے بلا قرینہ ابتداء میں ذہن اس معنی کی طرف منتقل ہونے لگا۔ بہوتی کا فرمانا ہے کہ معدن زمین سے پیدا ہونے والی ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے نہ ہو اور نبات نہ ہو"(27)۔

جمادات سے متعلق شرعی غذائی ضابطے کی تفصیل:

احیاء العلوم میں امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جمادات یا معدنیات زمین کے اجزا کو کہتے ہیں۔ وہ تمام چیزیں جو زمین سے نکلتی ہیں اُن کا کھانا حلال ہے جب تک نقصان پہنچانے کی حد تک نہ کھایا جائے۔ ان میں سے بعض تو زہر کی طرح ہوتی ہیں۔ روٹی بھی اگر ضرر کا باعث بنے تو اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

> "نباتات میں سے صرف وہ چیزیں حرام ہیں جو عقل، جان اور صحت کے لیے مہلک و مضر ہوں، جیسے بھنگ، زہر وغیرہ"۔(28)"

بہشتی زیور میں جمادات کی تفصیل کے تحت لکھا ہے:

> "اگر نقصان پہنچانے والی چیز کا نقصان کسی طرح ختم ہو جائے یا نشہ آور چیز میں نشہ نہ رہے تو ممانعت بھی نہ رہے گی۔ اس قاعدہ کی رُو سے مٹی کھانے اور پان میں چونا کھانے، گلِ ارمنی، گیرو، ملتانی مٹی اور مخصوص قسم کے پتھروں وغیرہ کا حکم معلوم ہوا جو دواؤں میں

پیس کر کھائے جاتے ہیں کہ اگر نقصان دیں تو جائز نہیں اور اگر نقصان نہ دیں تو درست ہے دوسرے مقام میں ہے: مشہور ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے، مگر اس میں یہی تفصیل ہے کہ جہاں نقصان ہو جائز نہیں اور جہاں ایسی مخصوص مٹی ہو جو نقصان نہیں دیتی وہ جائز ہے۔ اسی طرح روٹی میں لگی ہوئی راکھ کھالینا یا جلی ہوئی روٹی کھالینا، بعض لوگ اس میں بہت وہم کرتے ہیں اور جلے ہوئے حصے کو روٹی سے ذرا ذرا الگ کرتے ہیں، اس کی ضرورت نہیں، تھوڑی سی مقدار کوئی نقصان نہیں دیتی بلکہ روٹی کا جو ٹکڑا بالکل کوئلہ نہ ہو گیا ہو، صرف تھوڑا سا سیاہ ہو گیا ہو، اسے پھینک دینا جائز نہیں، کیونکہ وہ روٹی ہے، کوئلہ نہیں۔ سونا چاندی بھی جمادات میں سے ہیں مگر ان کو دوسرے جمادات پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔ دوسرے جمادات اکثر صرف دوا کے کام میں آتے ہیں اور یہ آرائش وغیرہ کے کام میں بھی آتے ہیں۔ شریعت نے زیور کے طور پر استعمال کے علاوہ ان دونوں کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے"۔(29)۔

نباتات سے متعلق شرعی غذائی ضابطہ

"نباتات زمین سے اگنے والی چیزوں کو کہتے ہیں۔ نباتات میں سے کوئی چیز حرام نہیں ہے یہ سب اصلاً حلال ہیں جب تک عقل زائل نہ کریں یا جب تک ان سے موت واقع نہ ہو یا صحت میں بگاڑ پیدا نہ کریں۔ عقل کو زائل کرنے والی اشیاء بھنگ، شراب اور تمام نشہ آور چیزیں ہیں، مار ڈالنے والی چیز زہر ہے اور صحت کو خراب کرنے والی چیز نامناسب وقت پر دوا کھانا ہے۔ ان تمام چیزوں میں قدر مشترک ضرر ہے اور اسی ضرر اور نقصان دہ ہونے کی وجہ سے حرام ہیں البتہ !شراب اور کوئی بھی نشہ آور چیز اتنی کم مقدار میں پینا جو نشہ نہ لائے وہ بھی حرام ہے کیونکہ یہ اپنی ذات اور صفت دونوں کے اعتبار سے حرام ہیں اور زہر اگر کم ہو یا دوسری چیز میں ملا دیا جائے اور نقصان دہ نہ ہو تو حرام نہیں ہے"۔(30)»

تیسری قسم (حیوانات) کی مزید اقسام

"حیوانات کی اولاً دو قسمیں ہیں بحری اور بری۔ فتاویٰ ہندیہ میں بری کی پھر مزید تین قسمیں ذکر ہیں اول جن میں دم سائل پایا جاتا ہے دوم جن میں دم (خون) تو پایا جاتا ہے لیکن بہنے والا نہیں ہوتا اور سوم جن میں سرے سے خون ہی نہیں ہوتا۔ تحفۃ المحتاج میں ہے کہ حیوانات سے مراد وہ چیز ہے، جس کے اندر روح ہو، یعنی وہ زندہ حیوان ہو"۔(31)۔

بحری حیوانات

"بحری جانور سے مراد وہ جانور ہیں جو پانی میں زندگی گزارتے ہیں، پانی خواہ کھارا ہو یا میٹھا اور سمندر کا ہو یا دریا، جھیل، تالات، چشمے ، حوض وغیرہ کا ہو"۔(32)۔

بحری حیوانات میں غذائی ضابطہ

"عندالاحناف بحری حیوانات میں سمک یعنی مچھلی اور مچھلی کی قسم حلال ہے (اس کے علاوہ حرام شمار ہوں گی)، تاہم وہ مچھلی جسے سمک طافی (وہ مچھلی جو اپنی موت آپ مرے یعنی طبعی موت ہو جائے اور پھر الٹی ہو کر آئی ہو) سے تعبیر کرتے ہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے اس کا کھانا حلال نہیں ہے"۔(33)۔

بحری حیوانات کے خارجی استعمال کا ضابطہ

بحری جانور سب پاک ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے مذبوح ہوں یا غیر مذبوح لہٰذا تمام بحری جانوروں کا اور ان کے تمام اجزاء کا خارجی استعمال درست ہے۔(مریض و معالج کے احکام مفتی عبدالواحد، حیوانات کا بیان)

بری حیوانات (اقسام و احکام)

"بری جانور سے مقصود وہ چوپائے اور پرندے ہیں جو خشکی میں رہتے ہیں اور ان کی اقسام، خصوصیات اور ان سے متعلق احکام کے اعتبار سے ان کی تیرہ قسمیں ہیں"(34)۔

مویشی: "اس نام میں تین قسم کے جانور داخل ہیں اونٹ، بقر اور بھیڑ بکری۔ بقر خواہ بیل ہو یا بھینس ہو اور غنم خواہ مینڈھا ہو یا بکرا، یہ سب باجماع امت حلال ہیں جس کی بنیاد بہت سے نصوص ہیں"۔(35)۔

الارنب، خرگوش: "جمہور کے نزدیک خرگوش کھانا حلال ہے"۔(36)۔

درندے: ایسے جانور مراد ہیں جو چیر پھاڑ کرتے ہو، خواہ پالتو ہو جیسے بلی، کتا، یا وحشی جیسے شیر، چیتا، بھیڑا، وغیرہ۔

"حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہؒ کے نزدیک اور امام مالکؒ کا بھی ایک قول یہ ہی ہے کہ ان میں سے کوئی حلال نہیں ہے۔ جمہور نے ان کی حرمت پر حضرت ابوہریرہؓ سے مروی روایت سے استدلال فرمایا ہے۔ روایت کا حاصل یہ ہے کہ "آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ذی ناب درندے کا کھانا حرام ہے"(37)۔

چوتھی قسم: ہر وہ جنگلی جانور جس کے نہ تو پھاڑنے والے ناب ہے اور نہ وہ کیڑے مکوڑوں میں سے ہے۔

"ان میں بارہ سنگھا، نیل گائے، جنگلی گدھے اور جنگلی اونٹ شامل ہیں۔ اس قسم کے جانور باجماع امت حلال ہیں، اس لیے کہ وہ طیبات میں سے ہیں"۔(38)۔

پانچویں قسم: ہر وہ پرندے جن کا شکار کرنے والا چنگل ہو:

"باز، باشق (ایک شکاری پرندہ) شقرہ، شاہین، چیل اور عقاب وغیرہ شامل ہیں یہ قسم فقہائے احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے غرض یہ کہ ان کا استعمال سختی سے ممنوع ہے۔ اور باقی مذاہب میں حرام ہے سوائے مالکیہ کے کہ ان کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ تمام پرندے حلال ہیں"۔(39)۔

چھٹی قسم: وہ پرندے جو عام طور پر صرف مردار کھاتے ہیں:

"گندگی اور مردار کھانے والے جانوروں کی مثال، جیسے: سور اور کتا وغیرہ۔ فقہائے احناف کے نزدیک ان کا کھانا مکرہ تحریمی ہے"۔ (40)۔

ساتویں قسم: ہر وہ پرندہ جس میں بہنے والا خون ہو، اور شکار کرنے والا چنگل نہ ہو، اور اس کی اکثر خوراک مردار نہ ہو:

"جیسے کہ مرغی، بطخ، مرغابی، پالتو اور جنگلی کبوتر، فاختہ، گوریا، چکور وغیرہ۔ یہ فقہائے احناف کے ہاں حلال ہیں"۔(41)۔

آٹھویں قسم: گھوڑا

"فی نفسہ گھوڑا حلال جانور ہے، مگر آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ذبح کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ تاہم اگر ذبح ہو گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے"۔(42)۔

نویں قسم: پالتو گدا

"حنابلہ شوافع اور مالکیہ کا راجح مذہب یہ ہے کہ پالتو گدھے کا کھانا حرام ہے، احناف کا مذہب بھی یہ ہی ہے تاہم احناف اس کے لیے مکرہ تحریمی کی تعبیر اختیار کرتے ہیں جو ممانعت کا تقاضا کرتی ہے"۔(43)۔

دسویں قسم: خنزیر

"اس کا گوشت، چربی اور اس کے تمام اجزاء حرام ہیں"۔(44)۔

گیارہوں قسم: حشرات (کیڑے مکوڑے)

حشرات کا اطلاق کبھی صرف کیڑوں پر ہوتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق تمام چھوٹے جانوروں پر ہوتا ہے، خواہ اڑنے والے ہوں یا نہ ہوں، اور یہاں دوسرا معنی مراد ہے جو کہ زیادہ عام ہے

حشرات کی تمام اقسام حرام ہیں، اس لیے کہ وہ خبیث چیزوں میں شمار کی جاتی ہیں اور سلیم الطبع لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں احناف کا یہ ہی مذہب ہے ۔

"حشرات الارض کا خوردنی استعمال بطورِ غذا ہو یا بطورِ علاج، جمہور فقہاء کے نزدیک حرام ہے، الا یہ کہ: بطورِ علاج کسی بھی طب میں اس کے علاوہ کوئی اور علاج نہ ہو، اس میں شفا یقینی ہو اور ماہر مسلمان باعمل طبیب کی رائے اس کے استعمال کی ہو تو اس صورت میں حرام سے بھی علاج کی گنجائش ہے"۔(45)۔

بارہویں قسم: متولدات (دو قسم کے جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانور)

خچر، انہیں میں سے ہے تاہم یہ تین قسم پر ہیں:

پہلی قسم: وہ جانور جو دو حلال جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوئے ہوں، وہ بغیر کسی اختلاف کے حلال ہیں۔

دوسری قسم: وہ جانور جو ایسے دو جانورون کے ملاپ سے پیدا ہوئے ہون جو حرام یا مکروہ تحریمی ہیں، یہ بالاتفاق حرام یا مکروہ تحریمی شمار ہوں گے۔

"تیسری قسم: وہ جانور جو ایسے دو جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوئے ہوں جن میں سے ایک حرام یا مکرہ تحریمی ہو اور دوسرا حلال ہو، خواہ مباح ہو یا مکروہ تنزیہی ہو، اس قسم کی مثال میں خچر ہے اس کے حکم میں تفصیل ہے۔ احناف کے نزدیک خچر ماں کے تابع ہے، لہذا وہ خچر جس کی ماہ گدھی ہے اس کا گوشت کھانا ماں کے تابع ہونے کی بناء پر مکروہ تحریمی ہو گا، اور جس کی ماہ گھوڑی ہے اس میں وہ اختلاف جاری ہو گا جو گھوڑے میں ہے چنانچہ اما ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ اور صاحبین کے نزدیک مباح ہو گا"۔(46)

"بری حیوانات میں سے صرف ٹڈی بالاتفاق مستثنیٰ ہے، حدیث کی بنیاد پر ٹڈی حلال ہے"۔(47)

اب تک کی تفصیل کا حاصل اور خلاصہ

"جمادات تمام کے تمام حلال ہیں تاہم جمادات میں سے کسی چیز کا اتنی مقدار میں استعمال جائز نہیں جو مسکر یا مضر ہو۔ مضر میں ممانعت کی علت اور سبب ضرر ہے جب کہ مسکر میں ممانعت کی وجہ اور علت سکر ہے اگر یہ ہی دنوں چیزیں دور کردی جائیں ضرر اور سکر تو ممانعت بھی دور اور ختم ہو جائے گی۔ نباتات تمام کے تمام حلال ہیں تاہم جمادات میں سے کسی چیز کا اتنی مقدار میں استعال جائز نہیں جو مسکر یا مضر ہو باقی مضر میں ممانعت کی علت اور سبب ضرر ہے جب کہ مسکر میں ممانعت کی وجہ اور علت سکر ہے اگر یہ ہی دنوں چیزیں دور کردی جائیں ضرر اور سکر تو ممانعت بھی جاتی رہے گی۔ حیوانات میں سے انسان اپنی حرمت اور کرامت کے سبب اور انسان کا فضلہ نجاست کے سبب حرام ہے اسی طرح خنزیر بجمیع اجزاء نجس العین ہونے کی بناء پر اور حشرات الارض خبث کی وجہ سے حرام ہیں۔ بحری حیوانات میں سے سوائے مچھلی کے بقیہ تمام کے تما حرام ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ مچھلی جسے سمک طافی (جو مچھلی پانی کے اندر مر کر الٹی تیرنے لگ جائے) سے تعبیر کرتے ہیں وہ بھی حرام ہے۔ بری حیوانات میں سے جو جانور اور پرندے شکار کر کے کھاتے پیتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں ہے اور جن کی صفت شکار کر کے کھانا پینا نہ ہو جیسا چڑیا بٹیر وغیرہ یہ حلال ہیں۔ بری جانورون میں سے وہ جانور جن میں بہنے والا خون ہے اور وہ شکاری ہیں اور شکار کر کے کھاتے ہیں وہ حرام ہیں (48)۔"

حرمت کے اسباب اور شرعی ضوابط

مختلف کتب فقہ میں اطعمہ یعنی کھانے پینے کے ابواب کے ذیل میں جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص ان کا تتبع کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ کھانے پینے کے اندر اصل حلت ہے اور بغیر کسی خاص دلیل کے حرمت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اور عام طور پر اطعمہ کی حرمت کا بیان کے لیے خواہ وہ غیر حیوانی ہی کیوں نہ ہو ،شریعت میں اس کے بیان کے لیے متعدد عام اسباب ہیں جو انسانی زندگی کو بہتر طور پر قائم رکھنے میں شریعت کے عمومی قواعد اور اس کے مقاصد سے متعلق اور مربوط ہیں ۔اسی طرح تتبع اور تلاش میں لگا رہنے والا یہ بھی دیکھ لے گا کہ عام طور پر اطعمہ کی کراہیت کے لیے کچھ اسباب ہیں جو ان اسباب کے علاوہ ہیں اور وہ حیوان کے اقسام سے متعلق ہیں ذیل میں ان کی مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

جن چیزوں کا کھانا مختلف اسباب کی بنا پر حرام ہے

"فقہائے مذاہب جن چیزوں کے کھانے پر حرمت کا حکم لگاتے ہیں اور اس کی انہوں نے جو علل اور اسباب ذکر فرمائیں ہیں ان کے تتبع اور استقراء سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ کسی چیز کا کھانا پانچ اسباب میں سے کسی ایک سبب کے پائے جانے کی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے"۔(49)

پہلا سبب: جسم یا عقل کو لاحق ہونے والا ضرر (ضرر کے حوالے سے شرعی ضابطہ)

واضح رہے کہ کسی چیز کا انسانی جسم یا عقل کے لیے مضر (نقصان دہ) ہونا علی الاتفاق حلت و حرمت کے لیے ایک بنیادی اور اساسی ضابطہ اور معیار ہے۔ضرر زندگی کی جملہ شعبہ جات میں بالاتفاق حرام ہے۔

ضرر کی تفصیل:

تمام زہریلی چیزیں حرام ہیں چاہے ان کا تعلق ذی روح مخلوقات سے ہو جیسے زہریلی مچھلی، چھپکلی، زہریلے بچھو وغیرہ۔چاہے ان کا تعلق ان مخلوقات سے نکالے جانے والے زہریلے مواد یا نباتات سے سے ہو جیسا کہ بعض زہریلے پھل اور پھول۔اس ضمن میں اللہ کا یہ قول ہے کہ "اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو" اسی طرح فرمان مصطفیٰ ہے "جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کرے گا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا"۔تاہم یہ بات یاد رہے کہ اگر کسی شے سے اس کا ضرر دور کر لیا جائے تو اس کی حرمت بھی نہیں رہے گی مگر جن چیزوں کو شریعت نے بالتصریح حرام ڈیکلئر کیا ہے وہ نص کی بنیاد پر حرام ہی رہیں گی اگرچہ اس کے استعمال سے فوری طور پر استعمال کرنے والے کو نقصان نہ پہنچے۔

ضرر کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ عام طبائع کے لیے اگر مضر ثابت ہو رہا ہے تو بس یہ کافی ہے اور ضرر کا بھی صرف اور صرف غالب ظن ہونا ضروری ہے۔اسی طرح ایک ضابطہ یہ بھی ہے کہ جن اشیاء میں ضرر اور مفید دونوں طرح کے پہلو پائے جاتے ہوں تو ان میں غلبہ کا اعتبار ہو گا۔

"بعض چیزیں ایسی ہیں جو زہریلی تو نہیں ہوتی تاہم نقصان دہ ضرور ہوتی ہیں کتب فقہ میں اس کی مثال میں تر مٹی، خشک مٹی، پتھر، کوئلہ وغیرہ ذکر ہے ان چیزوں کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ چیزیں ان لوگوں کے لیے حرام ہوں گی جن کے لیے نقصان دہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قسم حیوان نباتات اور جمادات سب کو شامل ہے، ان میں سے کون سی چیزیں مضر ہیں کون سی نہیں؟ یہ ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے اقوال سے معلوم ہو گا"(50)۔

دوسرا سبب: اسکار (نشہ)

اسکار لغت میں "اسکرہ الشراب" کا مصدر ہے، باب تعب سے ہے اور "سکر" اس کا اسم ہے یعنی پینے نے اس کی عقل کو زائل کر دیا۔فقہاء کی اصطلاح کے اندر اس کا مفہوم ہے کسی ایسی چیز سے عقل کو ڈھک دینا جس میں حد درجہ سرور ہو، جیسے شراب۔

جمہور کی رائے میں "اسکار" کا معیار یہ ہے کہ اس کا کلام خلط ملط ہونے لگے، اور اس کی اکثر گفتگو ہذیان پر مشتمل ہو، اور اپنے کپڑے دوسرے کے کپڑے کے ساتھ مل جانے پر فرق نہ کر پائے، اور اپنے جوتے اور دوسرے کے جوتے میں تمیز کرنے سے عاری ہو جائے، یہ معیار لوگوں کی اکثریت کو نظر میں رکھتے ہوئے ہے۔

"امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ کے نزدیک سکران نشے میں گرفتار شخص وہ ہے جو آسمان وزمین اور مرد وعورت میں امتیاز نہ کر سکے"۔(51)

جمہور فقہاء کرام کے نزدیک نشہ آور ہونے کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس چیز کے استعمال سے انسان کی عقل کام کرنے سے عاجز آ جائے، حواس کنٹرول سے باہر ہوں، کھو چکا ہو، بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جائے، جو کچھ وہ بولے اسے علم نہ ہو کہ کیا بولا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نشہ کی تعریف میں فرماتے ہیں: کہ کسی شے کا نشہ آور ہونے کا یہ مطلب ہے کہ انسا نسکر کی وجہ سے مرد وعورت، زمین وآسمان کے مابین فرق کو روا نہ رکھ سکے جب اسی کیفیت ہو گی تو یہ نشہ کہلائے گا۔جب کہ حضرات صاحبین فرماتے ہیں کہ انسان اگر عقل کھو بیٹھے اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جائے تو یہ نشہ کہلائے گا۔عبارات سے راجح صاحبین رحمہا اللہ کا مذہب معلوم ہوتا ہے۔

نشہ آور اشیاء اور ان کا شرعی ضابطہ

"نشہ آور چیزیں حرام ہیں، نشہ آور اشیاء وہ ہیں جو عقل کو زائل کردے نہ کہ حواس کو اور کیف وسرور اور طرف ونشاط باقی ہو، جیسے کچے انگور سے بنائی ہوئی شراب، اور دیگر تمام نشہ آور چیزیں، خواہ وہ جانور سے حاصل نہ کیے گیے ہوں جیسے کہ سخت نشہ آور نبیذ یا حیوان سے حاصل ہوئے ہوں جیسے مکھن نکلا ہوا دودھ جسے چھوڑ دیا گیا ہو یہاں تک کہ وہ شراب بن جائے اور نشہ آور ہو جائے۔ اور ہر بے ہوش کرنے والی چیز کا کھانا حرام ہے اور اسے فساد پیدا کرنے والی چیز بھی کہا جاتا ہے اور مخدر (بے ہوش) کرنے والی چیز وہ ہے جو عقل کو زائل کرے، حواس باقی رہیں اور کیف وسرور اور طرف ونشاط پیدا نہ ہوں جیسے کہ حشیشہ بھنگ وغیرہ۔(52) اس کے قریب قریب الفاظ اغماء اور تخدیر ہیں۔ اغماء ایسی بیماری ہے جو عقل کے مغلوب ہو کر باقی رہنے کے باوجود قوت مدرکہ کو ان کے کام سے روک دیتی ہے۔ تخدیر (سن کرنا) طرب وسرور کے احساس کے بغیر عقل کے عمل کو روکنے کو کہتے ہیں"۔(53)

نشہ آور چیزوں کا شرعی ضابطہ

"نشہ آور اشیاء میں سے جو چیزیں خشک (Solid) ہیں وہ سب پاک ہیں اور شدید ضرورت کے وقت مثلاً کسی علاج کیلئے طبیب کی رائے سے اتنی مقدار ان خشک چیزوں کا کھانا درست ہے جو نشہ نہ لائے اور اتنی مقدار کا استعمال جس سے نشہ آتا ہو ہرگز جائز نہیں ہے۔ لیکن حتی الامکان غیر نشہ آور مقدار سے بھی پرہیز اور احتیاط زیادہ مناسب ہے کیونکہ اکثر تھوڑے سے بہت تک نوبت ضرور آجاتی ہے اور ضرورت وعدم ضرورت کا خیال نہیں رہتا۔ اور اگر ان خشک نشہ آور اشیاء کا استعمال محض لہو ولعب کیلئے ہو تو حرام ہے۔ خشک نشہ آور اشیاء میں افیون (اور اس سے حاصل نشہ آور ادویہ و اشیاء مثلاً کوڈی Codeine، پیتھیڈین Pethidine، ہیروئن Heroine، بھنگ، گانج، چرس، معجون فلک سیر وغیرہ شامل ہیں"۔(54)

نشہ آور مشروبات کے اقسام اور ہر قسم کی حقیقت

فقہاء کے نزدیک نشہ آور مشروبات کا اطلاق ان کے مذاہب کے اختلا کے ساتھ دو قسم پر ہوتا ہے: شراب اور دوسری مشروبات۔

قسم اول: شراب

"لغت میں خمر (شراب) انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو، اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ عقل کو چھپا دیتی ہے۔ حقیقی شراب وہ ہے جو انگور سے تیار ہو، دسری چیزوں سے تیار شدہ حقیقی شراب نہیں ہے۔ زبیدی لکھتے ہیں: یعنی ہر چیز کا وہ رس جو نشہ آور ہو، اس لیے کہ مدار نشہ پر اور عقل کے غائب ہو جانے پر ہے، جمہور نے اسی کو اختیار کیا ہے اور خمر شراب کا نام خمر اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ عقل کو مخمور کر دیتی ہے اور چھپا دیتی ہے، یا اس لیے کہ اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پک جاتی ہے اور نشہ آور ہو جاتی ہے"۔(55)

احناف کے نزدیک اصل شراب اور اس کا شرعی ضابطہ۔

"احناف کا مذہب یہ ہے کہ وہ شراب جس کا تھوڑا اور زیادہ حصہ حرام ہے اور جس کی وجہ سے حد جاری ہوتی ہے اور جس کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی جاتی ہے اور جس کی خرید وفروخت نہیں کی جاسکتی وغیرہ یہ وہ خمر ہے جو صرف انگور کے رس سے بنائی گئی ہو، لیکن نبیذوں کے پینے والے پر ان کے نزدیک صرف اس صورت میں حد جاری ہو گی جب کہ اس کی وجہ سے اسے نشہ آجائے "۔(56)

انگور سے بنائی گئی شراب: خمر: یہ صاحبین کے نزدیک وہ شراب ہے جو کچے انگور کے رس سے تیار کی گئی ہو اور اس میں جوش پیدا ہو گیا ہو اور شدت آگئی ہو، امام ابو حنیفہ نے اس کے ساتھ جھاگ پھینکنے کی شرط لگائی ہے

حنفی فقہاء کے نزدیک حرام مشروبات کی تین قسمیں اور ان کا شرعی ضابطہ

نقیع التمر:

"یہ کھجور کی کچی شراب کو کہاجاتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کھجور کا کچا شیرہ تخمیر کے لیے پانی میں اتناوقت رکھا جاتا ہے کہ اس مین گاڑھاپن اور ابال پیداہو کر اس میں نشہ پیداہو جائے"۔(57)

نقیع الزبیب

"یہ کشمش سے تیار کی جاتی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ تخمیر کے لیے اتناوقت پانی میں رکھا جاتا ہے کہ اس میں گاڑھاپن اور ابال پیداہو جائے اور اس مین نشہ آجائے"۔(58)

الطلاء

"انگور سے تیار کردہ جوس یا انگور کا رس جس کی کیفیت کچھ اس طرح ہو جائے اولاً یہ کہ جب اسے پکالیا جائے تو پکنے کے بعد دو ثلث سے کم مقدار بخارات کی شکل اختیار کر کے ختم ہو جائے دوم یہ کہ اس میں ابال آجائے سوم یہ کہ اس میں شدت آجائے چہارم یہ کہ گاڑھاپن آجائے پنجم یہ کہ نشہ اس میں پیداہو جائے ششم یہ کہ جھاگ چھوڑنے لگے تو اس کیفیت اور صورت کے ساتھ تیار ہونے والا طلاء کہلائے گا"۔(59)

"طلاء، نقیع التمر، نقیع الزبیب۔ ان تینوں قسموں کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھر میں رکھنا یا کسی کام میں لانا جائز نہیں اور ان کی خرید و فروخت بھی نہیں ہو سکتی"۔(60)

چار حرام شرابوں کے علاوہ دیگر مشروبات کا شرعی ضابطہ

ان چار کے علاوہ اور شرابیں مثلاً آلو، جو اور گندم سے حاصل شدہ سپرٹ اور الکوحل وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی روسے یہ بھی حرام اور نجس ہیں اور ایک کی روسے پاک ہیں۔ لہٰذا دوا کے طور پر ان کے استعمال کی اجازت ہے البتہ اگر الکوحل انگور، کھجور یا منقی سے تیار کی گئی ہو وہ ناپاک و حرام ہو گی۔ اس کا ایک قطرہ بھی پینا یا کسی طرح استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا۔(مریض ومعالج کے احکام، مفتی عبد الواحد، عنوان: نشہ کی چیزوں کا حکم)

شراب کی تلچھٹ پینے کا حکم: جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ شراب کا تلچھٹ پینا حرام ہے اور اس کے پینے والے پر حد جاری ہو گی اس لیے کہ وہ بلاشبہ شراب ہے اور شراب کے تلچھٹ اور دیگر نشہ آور چیزوں کے تلچھٹ کا حکم یکساں ہے، ان سب میں کوئی فرق نہیں اور اس طرح تلچھٹ کے گاڑھے حصے کو کوئی کھالے تو اس پر حد نافذ ہو گی۔

"احناف کا مذہب یہ ہے کہ شراب کے تلچھٹ کا پینا مکروہ ہے کیوں اس میں شراب کے منتشر ذرات ہوتے ہیں، اور اس کا تھوڑا حصہ اس کے کثیر مقدار کے مانند ہے تاہم تلچھٹ کے پینے والے پر حد تب جاری ہو گی جب کہ اس پر نشہ طاری ہو جائے"۔(61)

حاصل:

چار حرام شرابوں کا استعمال تو حرام ہے علاوہ ازیں کسی بھی نشہ دینے والی شے کا اس قدر اتنی مقدار استعمال کرلینا کہ جس سے نشہ آجائے وہ حرام ہے چاہے وہ نشہ لانے والی شے سیال ہو یا جامد، اور اگر سیال ہو تو انگور یا کھجور سے بنی ہوئی شراب ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور شراب ہو۔

علاوہ انگور، کھجور سے تیار شدہ(مائع) نشہ آور اشیاء کے بابت حلت وحرمت کا ضابطہ

"(خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والے نشہ آور مشروبات امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہیں بشرطیکہ اتنی مقدار میں نہ ہو جس سے نشہ ہو۔ نیز ان مشروبات کا پینا تقویتِ جسمانی کے لئے ہو، لہو و طرب و مستی کے لیے نہ

ہو۔امام محمد کے نزدیک سب حرام ہیں، مقدار کا کوئی اعتبار نہیں رکھا کم ہوں یا زیادہ چاہے اس سے نشہ ہو یا نہ ہو اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں فقہائے احناف کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت و حرمت کے معاملے میں فتویٰ امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ لہٰذا اس رو سے انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں کے علاوہ دیگر بہنے والے ہر طرح کے نشہ آور مشروبات بھی کسی بھی مقدار میں پینا حرام ہی ہوں گے "۔(62)

تیسرا سبب نجاست:

"لغت میں نجاست کا معنی گندگی ہے، کہا جاتا ہے تنجس الشی چیز ناپاک ہوگئی، گندگی میں آلودہ ناپاکی، یعنی ایسی چیز جو نماز کے درست ہونے میں مانع ہو، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ "۔(63)

اسباب حرمت میں سے ایک سبب نجاست یعنی گندگی بھی ہے بسا اوقات کسی شے کا استعمال انسان کے لیے نجس ہونے کی بناء پر ممنوع قرار دیا جاتا ہے ۔اسلام ایک پاک صاف نظافت سے بھرپور مذہب ہے جو اپنے پیروکارون کو نجس اور ناپاک چیزوں کے استعمال سے روکتا ہے اس لیے کہ غذا کی نجاست وخباثت سے انسان کے باطنی اور اخلاقی حالات متاثر ہوتے ہیں ۔

کونسی اشیاء نجس ہیں اور کون سی نہیں

"احناف نے نجس اشیاء کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ انسان کے بدن سے نکلنے والی ہر چیز جس کے نکلنے سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہے، نجاست غلیظہ ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، منی، مذی، ودی، پیپ جس میں خون کی آمیزش نہ ہو، پیپ جس میں خون کی آمیزش ہو، قے جو منہ بھر کے ہو، خون، چھوٹے بچے اور بچی کا پیشاب ،شراب، دم مسفوح، مردار کا گوشت، غیر ماکول اللحم کا پیشاب، جونک کا پاخانہ، جونک اور چھپکلی کا خون اگر وہ بہنے والا ہو، یہ تمام اشیاء نجاست غلیظہ ہیں۔ نجاست خفیفہ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب، جیسے: بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب وغیرہ ہے "۔(64)

نجاست غلیظہ وخفیفہ

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست غلیظہ وہ نجاست ہے جس کے بارے میں کوئی نص موجود ہو، اور اس کے خلاف کوئی دوسری نص نہ ہو اور اس سے بچنے میں کوئی حرج بھی ہو، اگرچہ اس میں اختلاف ہو، اس لیے کہ اجتہاد نص کا معارض نہیں ہو سکتا ۔حضرات صاحبین کے نزدیک جس کی نجاست متفق علیہ ہو اور اس کے لگنے میں عموم بلوی نہ ہو۔ جس نجاست کی طہارت و نجاست کے بارے میں دو متعارج نص ہوں امام صاحب کے نزدیک وہ نجاست خفیفہ ہے جب کہ صاحبین کے ہاں جس کی نجاست میں اختلاف ہو وہ نجاست خفیفہ ہے "۔(65)

نجاست اور ناپاک چیز سے پاک کیے بغیر فائدہ اٹھانا

"فقہائے احناف کا ظاہری مذہب یہ ہی ہے کہ ناپاک تیل سے انتفاع جائز نہیں ہے مردار اور سور کی چربی سے کسی طرح کا بھی انتفاع جائز نہیں ہے نہ چراغ وغیرہ میں جلا کر روشنی حاصل کرنا جائز ہے اور نہ کشتی اور چمڑے وغیرہ پر لگانا جائز ہے "۔(66)

جو چیزیں اکثر ناپاک رہتی ہوں اس کا استعمال

"جو چیزیں اکثر حالات میں ناپاک رہتی ہو اس کے استعمال کے بارے میں فقہاء کے درمیان قدر اختلاف ہے تاہم فقہائے احناف کی رائے ہے کہ مشرکین کے برتنوں کو دھونے سے قبل ان میں کھانا پینا مکروہ ہے اس کے باوجود دھونے سے قبل ان میں کھالے تو

جائز ہو گا اور وہ حرام کھانے پینے والا نہیں سمجھا جائے گا، لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ برتنوں کے ناپاک ہونے کا علم اس کو نہ ہو علم ہو تو دھوئے بغیر اس میں کھانا جائز نہ ہو گا"۔(67)

نجاست سے علاج کرانا

"اس پر تقریباً تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فی الجملہ انتہائی مجبوری کے بغیر نجاست سے علاج کرانا جائز نہیں ہے"(68)۔

غذا میں اگر نجس کی ملاوٹ ہو جائے تو شرعی ضابطہ

اگر کوئی پروڈکٹ تیار کی جارہی ہے تو بالقصد اس کے اندر نجس چیز ملانا صانع کے لیے جائز نہیں ہے اور نہ ہی صارف ایسی پروڈکٹ استعمال کر سکتا ہے جس کے بارے میں نجس ہونے کا علم ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ نجاست کے ملنے کی وجہ سے مجموعہ نجس ہو گیا ہے اب اس کا استعمال جائز اور درست نہیں ہے۔

نجاست ملی ہوئی شے کا داخلی استعمال

نجس شے ملی ہوئی پروڈکٹ کا داخلی استعمال ناجائز ہے تاہم اگر اسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ نجس شے نہ چاہتے ہوئے بھی اگر کسی مصنوع پروڈکٹ میں شامل ہو گئی اور اس سے بچنا بھی ممکن نہ مزید یہ کہ نجس شے جو مل گئی ہے اس کی مقدار بھی بہت معمولی سی ہو مثلاً: چوہے کی مینگنی گندم میں پس جائے یا دودھ دوہتے وقت ایک دو مینگنیاں دودھ میں گر جائیں اور ٹوٹنے سے پہلے نکال دی جائیں اور دودھ میں اس کا کوئی اثر بھی ظاہر نہ ہو تو ایسی صورت معافی کی ہے ایسی شے کو نجس یا حرام نہیں کہا جائے گا۔ نجاست اور وہ چیز جو کسی نجاست کی اتنی مقدار کے لگنے سے معاف نہیں ہے ناپاک ہو گئی ہو وہ حرام ہے۔ نجاست مثلاً خون دم مسفوح اور کسی نجاست کی آمیزش سے ناپاک ہونے والی چیز مثلاً گھی جس میں چوہا مر گیا ہو اور گھی پگھلا ہوا ہو تو پورا ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ جما ہوا ہو تو صرف چوہے کے آس پاس والا حصہ ناپاک ہو گا۔

چوتھا سبب: سلیم الطبع لوگوں کا کسی چیز کو گندا سمجھنا (خبث)

"زاد المعاد میں ہے کہ اس امت پر جو چیز بھی حرام ہوئی وہ محض خبث کی وجہ سے حرام ہوئی تاکہ اس خبث سے پرہیز ہو سکے اور ہر طرح کے مرض سے بچا جا سکے۔ خبث لغت میں ہر وہ شے ہے جو گھٹیا پن اور خست کی وجہ سے ناپسندیدہ ہو، خواہ وہ شے محسوس ہو یا معقول، عقائد میں سے کفر قول میں سے جھوٹ اور افعال میں سے قبیح افعال اسی میں آتے ہیں۔ ابن العربی فرماتے ہیں کہ عربوں کے کلام میں خبث ناپسندیدہ کو کہتے ہیں، اگر یہ ناپسندیدہ شے کلام میں ہو تو گالی کہلائے گی، اگر اس کا تعلق مذہب سے ہو تو وہ کفر ہے، اگر غذائی اقسام میں سے ہو تو حرام ہے اور اگر مشروبات میں سے ہو تو ضرر رساں ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں خبث عین نجاست ہے (71)۔ اسباب حرمت میں سے ایک سبب خبث ہے کتب شوافع میں اس کی مثالوں میں تھوک، ناک کی ریزش، پسینہ اور منی وغیرہ ملتی ہے۔ انسان کی یہ چیزیں پاک ہیں لیکن ان کا کھانا حرام ہے اس لیے کہ انہیں گندا سمجھا جاتا ہے اور ان سے گھن کیا جاتا ہے ۔ حنابلہ نے اس کی مثالوں میں گوبر پیشاب، جوں اور پسو وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے خبیث بمعنی نجس اور خبیث بمعنی حرام دونوں ذکر کیا ہے۔ (72)۔ ہدایہ کی شرح بنایہ میں ہے کہ خبیث وہ ہے جس کو طبیعت سلیمہ پسند نہ کرے اور اسی وجہ سے مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری حیوانات حرام ہیں۔(73) طیب کے مقابلے میں خبیث کا لفظ آتا ہے اور طیب ہر وہ چیز ہے جس سے انسانی حواس اور اس کی روح کو لذت پہنچے۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو کہ تکلیف و خبث و گندگی سے پاک وصاف ہو"(74)۔

پانچواں سبب: کرامت انسانی

"کرامت سے مراد یہ ہے کہ وہ شے باعث شرف و تکریم ہو۔ اللہ نے انسان کو دنیا میں اشرف المخلوقات چنا ہے عزت اور تکریم سے نوازا ہے اس عزت اور تکریم کا تقاضا ہے کہ انسان کا کوئی جز براہ راست کھانا یہ پھر انسان کے اجزاء میں سے کسی جزء کو پروڈکٹ میں

ملا کر استعمال کرنا جائز نہیں۔ خدا نخواستہ اگر کسی مصنوع میں انسانی کوئی اعضاء یا اس کا جز ملا لیا گیا ہو تو ایسی شے کا استعمال حرام ہے اس سے قطع نظر کہ وہ انسانی اعضاء یا جزء پاک ہے یا ناپاک ہے۔ موسوعہ میں شامی کے حوالہ سے ذکر ہے انسان مکرم ہے خواہ اس کا خاندان اس کا رنگ، دین اور ماحول کچھ بھی ہو۔ پس انسان کے لیے انسان کے گوشت کا حرام ہونا ضروریات دین میں سے ہے اور سب کو معلوم ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء میں لکھا ہے کہ اگر مرے ہوئے انسان کا کوئی جزء ہانڈی میں گر جائے اگرچہ ایک دانق کے برابر ہو تو پوری ہانڈی کا کھانا ہی حرام ہو جائے گا، اس وجہ سے نہیں کہ انسان کا وہ حصہ ناپاک ہے کیونکہ صحیح یہ ہے کہ انسان موت سے ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس وجہ سے کہ انسان کے احترام کے پیش نظر اس کا کھانا حرام ہے ا۔ الغرض کرامت انسانی اسباب حرمت میں سے ایک ہے"(76)۔

مفتی شعیب عالم اپنی کتاب حلال و حرام چند اہم مباحث میں اسباب حرمت کو نقل فرمانے کے بعد حاصل بحث کے طور پر لکھتے ہیں:

"1) اگر کوئی شے مضرت کی وجہ سے حرام ہو مگر مجموعے میں جاکر مضرت نہ رہے تو اس کا اندرونی وبیرونی استعمال جائز ہے۔2) اگر پروڈکٹ میں نجس شامل ہے تو اس کا خوردنی استعمال جائز نہیں اور اگر نجاست مغلوب ہے تو اس کا خارجی استعمال جائز ہے مگر نماز کے وقت طہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔3) اگر کسی پروڈکٹ میں انسانی جزء یا اس سے ماخوذ کوئی جزء شامل ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں۔4) اگر پروڈکٹ میں چار حرام شرابوں کے علاوہ کوئی نشہ آور شے شامل ہو مگر پروڈکٹ مضر یا مسکر نہ ہو تو اس کا داخلی و خارجی استعمال جائز ہے۔ اگر چار حرام شرابوں میں سے کوئی ایک شامل ہو تو اس کا حکم نجس کا ہے اور اگر مسکر بھی ہو تو سکر کی علت سے بھی حرام ہے۔5) اگر کوئی شے خبث کی وجہ سے حرام ہو مگر مجموعے میں جاکر خبث معلوم نہ ہوتا ہو تو اس کا حکم تفصیلی اور تحقیق طلب ہے۔6) اگر نجس یا خبیث یا مسکر یا مضر کسی پروڈکٹ میں شامل ہو مگر شرعی انقلاب ماہیت ہو گیا ہو تو صارف کے لیے وہ پروڈکٹ حلال ہے اگرچہ صانع کے لیے ایسا کرنا حرام ہے"(77)۔

نتائج بحث

1. غذا انسان کی ضرورت ہے اور یہ ہی ضرورت عبادت بن جاتی ہے اگر اس کے شرعی تقاضے پورے کر لیے جائیں اور شرعی تقاضہ حلال و حرام کی تمیز کرنا ہے۔
2. دنیا میں پائے جانے والی اشیاء میں اصل اباحت ہے اور یہ ان اشیاء کے ساتھ خاص ہے جن کے بارے میں نصوص شرعی خاموش ہیں۔
3. جن کے بابت نصوص میں ان کے حلال یا حرام ہونے کی وضاحت ہے وہ نص کی رو سے حلال یا حرام ہی ہوں گے۔
4. اگر انسان کسی چیز کے متعلق اس کی حلت و حرمت کی صراحت سے واقف نہ ہو تو ایسی صورت میں ضابطہ یہ ہے کہ گوشت اور اس کے ساتھ چند اور اشیاء کو چھوڑ وہ حلال تصور کر لی جائیں گی۔
5. اباحت یا مباح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس شے کے متعلق دلیل اور حجت قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔
6. اباحت اشیاء میں اصل ہے اور اصل کے لیے دلیل طلب نہیں کی جاتی اس کے برعکس حرمت یا حرام ہونا عارض ہے اور عارض وہ ہوتا ہے جس لے لیے دلیل کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔
7. جہاں حلال و حرام دونوں پہلو جمع ہو جائیں وہاں حرام ہونے کو ترجیح دی گئی ہے
8. طہارت اور نجاست میں اصل طہارت ہے نجاست کے لیے دلیل کی ضرورت ہو گی۔
9. روئے زمین پر کھائی جانے والی اشیاء تین قسم پر ہے جمادات، نباتات اور حیوانات۔
10. جمادات تمام کے تمام حلال ہیں تاہم جمادات میں سے کسی چیز کا اتنی مقدار میں استعمال جائز نہیں جو مسکر یا مضر ہو۔
11. نباتات تمام کے تمام حلال ہیں تاہم جمادات میں سے کسی چیز کا اتنی مقدار میں استعمال جائز نہیں جو مسکر یا مضر ہو۔

12. حیوانات میں سے انسان اپنی حرمت اور کرامت کے سبب اور انسان کا فضلہ نجاست کے سبب حرام ہے اسی طرح خنزیر بجمیع اجزاء نجس العین ہونے کی بناء پر اور حشرات الارض خبث کی وجہ سے حرام ہیں۔

13. بحری حیوانات میں سے سوائے مچھلی کے بقیہ تمام کے تمام حرام ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ مچھلی جسے سمک طافی (جو مچھلی پانی کے اندر مر کر الٹی تیرنے لگ جائے) سے تعبیر کرتے ہیں وہ بھی حرام ہے۔

14. بری حیوانات میں سے جو جانور اور پرندے شکار کر کے کھاتے پیتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں ہے اور جن کی صفت شکار کر کے کھانا پینا نہ ہو جیسا چڑیا بٹیر وغیرہ یہ حلال ہیں۔

15. بری جانوروں میں سے وہ جانور جن میں بہنے والا خون ہے اور وہ شکاری ہیں اور شکار کر کے کھاتے ہیں وہ حرام ہیں۔

مزید تحقیقی زاویے بطور سفارشات ملاحظہ ہوں:

۱۔ حلال کے متفقہ عالمی معیارات کا تصور۔

۲۔ یہ تحقیق کہ حلال تصدیقی اداروں کی سند محض خبر ہے یا شرعی شہادت۔

۳۔ مصنوعات کی حلال فنانسنگ۔

۴۔ لائیو اسٹاک میں حلال و حرام کے اصولوں کی تطبیق

۵۔ پاکستانی حلال معیارات کی تخریج و تحقیق۔

۶۔ حلال اسکیم کو بطور نصاب رائج کرنے ضرورت۔

۷۔ صنعتی اداروں میں حلال و حرام اسکیم کا اجراء و نفاذ۔

۸۔ حلال کے پہلو سے انڈسٹری اور تجارتی اداروں کی ذمہ داریاں۔

۹۔ اقلیتوں کے حوالے سے حلال و حرام کے اصول۔

حوالہ جات

(1) ابن منظور الإفريقي، لسان العرب (دار صادر- بيروت ۱۴۱۴ھ) 350:1

(2) أحمد بن محمد بن علي الفيومي، المصباح المنير في غريب الشرح الكبير (المكتبة العلمية- بيروت ۱۴۳۱) 77:1

(3) مفتی شعیب عالم، شرعی غذائی احکام، (مکتبہ السنان کراچی 1442ھ) 34:

(4) مفتی، محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ، معارف القرآن (مکتبہ معارف القرآن 1429ھ) 151:2

(5) مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، حلال و حرام (زمزم پبلشر کراچی طبع سوم) 141

(6) أبو عبد الله، محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن (دار الكتب المصرية- ۱۳۸۴ھ) 208:2

(7) أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي، إحياء علوم الدين (دار المعرفة- بيروت ۱۴۳۱ھ) 98:2

(8) [1]مفتی شعیب عالم، شرعی غذائی احکام، (مکتبہ السنان کراچی 1442ھ) 35:

(9) جماعة من العلماء, تصدرها وزارة الأوقاف الكويتية، الموسوعة الفقهية الكويتية (دار السلاسل- الكويت ۱۴۳۱) 205:10

(10) علي بن محمد الآمدي، الإحكام في أصول الأحكام (المكتب الإسلامي، (دمشق- بيروت ۱۴۰۲ھ) 113:1

(11) الموسوعة الفقهية الكويتية (دار السلاسل- الكويت ۱۴۳۱) 20:10

(12) البقرہ172

(13) أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي، شعب الإيمان، باب المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه، الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس (مكتبة الرشد ۱۴۲۳ھ-) ح 5414۔

(14) الاعراف:157

(15) المومنون:51

(16) مفتی عبدالحمید صواتی رحمہ اللہ، معالم العرفان فی دروس القرآن، (مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ 1428ھ) 141

(17) أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي، شعب الإيمان، باب المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه، الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس (مكتبة الرشد ۱۴۲۳ھ-) ح 5379

(18) أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي، شعب الإيمان، كتاب الزهد وقصر الامل، (مكتبة الرشد ۱۴۲۳ھ-) ح 10024

(19) ابن عابدين،، رد المحتار (دار الفكر-بيروت ۱۳۸۶ھ-) 105:1

(20) ابن نجيم، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ (دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان ۱۴۱۹ھ-) 49

(21) أبو عبد الله محمد بن عمر الملقب بفخر الدين الرازي، المحصول (مؤسسة الرسالة ۱۴۱۸ھ-) 102:1

(22) الدكتور عبد الكريم بن علي بن محمد النملة، إتحاف ذوي البصائر بشرح روضة الناظر في أصول الفقه- (الرياض: دار العاصمة، 1417ھ-م)، 12:2

(23) ابن حجر، فتح الباري شرح صحيح البخاري (ار المعرفة-بيروت) 266:13

(24) شيخ الإسلام علي بن عبد الكافي السبكي، الإبهاج في شرح المنهاج (دار الكتب العلمية-بيروت ۱۴۰۴ھ-) 58:1

(25) الاشباہ والنظائر لابن الوکیل، 297:1

(26) أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد ,ابن رجب الحنبلی،: جامع العلوم والحكم (دار المعرفة، بيروت،) 69:1

(27) ایضا

(28) ابن عابدين،، رد المحتار على الدر المختار (دار الفكر-بيروت ۱۳۸۶ھ-)، 390:2

(29) مفتی شعیب عالم، شرعی غذائی احکام، (مکتبہ السنان کراچی) دیکھیے: تفہیم اسلام ریسرچ آرٹیکل، مضمون نگار، مفتی شعیب عالم۔

(30) «الموسوعة الفقهية الكويتية (مطابع دار الصفوة - مصر) 38:192 بحوالہ: (1) المعجم الوسيط. (2) فتح القدير 2 / 781 ط. دار إحياء التراث العربي. (3) كشاف القناع 1 / 222، والمغني 3 / 24 ط. الرياض۔

(31) إحياء علوم الدين 92:2

(32) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، تسہیل بہشتی زیور، تسہیل: اساتذہ جامعۃ الرشید (کتاب گھر، ناظم آباد نمبر 3 کراچی) 25

(33) إحياء علوم الدين، 92:2

(34) أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي، تحفة المحتاج في شرح المنهاج (المكتبة التجارية الكبرى بمصر ۱۳۵۷ھ عام النشر) 287:1

(35) الموسوعہ الفقهیہ الکویتیہ۔ 127:5-128

(36) الموسوعہ الفقهیہ الکویتیہ، 132:5

(37) الموسوعة الفقهية الكويتية 132:5

(38) الموسوعہ الفقهیہ الکویتیہ 133:5 بحوالہ: (1) سورة النحل / 5. (2) سورة غافر / 79. (3) البدائع 5 / 35-36، والدسوقي على الشرح الكبير 2 / 115، ونهاية المحتاج 8 / 142، ومطالب أولي النهى 6 /

(39) الموسوعة الفقهية الكويتية 133:5 بحوالہ: حديث أنس: " أنفجنا أرنبا....." أخرجه البخاري (الفتح 9 / 661- ط السلفية) ومسلم (3 / 1547- ط الحلبي)

(40)الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ133:5 بحوالہ: البدائع 5/ 39، وحاشیۃ ابن عابدین 5/ 194. (2) حدیث: " أكل كل ذي ناب من السباع حرام " أخرجہ مالک (2/ 496- ط الحلبي)، أخرجہ مسلم (3/ 1534- ط الحلبي)

(41) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 134:

(42)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 135:5

(43)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 135:5

(44)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ137:5 بحوالہ: المراجع السابقۃ في مبحث الأرنب (ف/ 23)، وحاشیۃ ابن عابدین 5/ 194

(45)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 138:5 بحوالہ: (1) البدائع 5/ 38- 39، وحاشیۃ ابن عابدین 1/ 148

(46)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ138:5

(47)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، 140:5 بحوالہ: (1) سورۃ الأنعام/ 145. قال صاحب تفسیر المنار (2/ 98)

(48)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ جلد141:5

(49)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ144:5

(50)ابن ماجۃ أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزویني، سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الحم (دار إحیاء الکتب العربي) ح 3314

(51) مستفاد از: شرعی غذائی احکام، حلال وحرام چند اہم مباحث، تفہیم اسلام، بہشتی زیور، غذائی مصنوعات میں حلت وحرمت کے شرعی اصول 102،

(52)ابن عابدین، محمد أمین بن عمر، العقود الدریۃ في تنقیح الفتاوی الحامدیۃ (دار المعرفۃ)332:2ا

(53) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ125:5 بحوالہ: (1) الشرح الصغیر 2/ 183 طبعۃ دار المعارف، ومطالب أولي النھی 6/ 309

(54)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ258:4

(55) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ126:5

(56) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ258:4

(57) الدر المختار وحاشیہ رد المحتار۔427:2

(58) مریض اور معالج کے شرعی احکام، ڈاکٹر مفتی عبد الواحد (مجلس نشریات ناظم آباد کراچی)11:1

(59) موسوعہ، 12:5 بحوالہ: (1) لسان العرب مادۃ: (خمر) (2) القاموس المحیط مادۃ: (خمر). (3) تاج العروس مادۃ: (خمر)

(60)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ14:5 بحوالہ: (1) الھدایۃ مع فتح القدیر 9/ 31

(61) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)451:6

(62)الفتاوی الشامیہ: 452:6

(63) الفتاوی الشامیہ: 451:6

(64) الفتاوی الشامیہ: 452:6

(65) الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ج5 ص17

(66) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)452:6، ایضاً: عثمان بن علي فخر الدین الزیلعي الحنفي، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (المطبعۃ الکبری الأمیریۃ - بولاق، القاھرۃ ۱۳۱۳ھ-)46:6

(67)الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)454:6

(68) الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ73:40

(69)الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ج40 ص74

(70)الموسوعة الفقهية الكويتية40:109

(71) الموسوعة الفقهية الكويتية40:111

(72)الموسوعة الفقهية الكويتية40:103

(73) الموسوعة الفقهية الكويتية40:105

(74)الموسوعة الفقهية الكويتية40:107

(75) ردالمحتار علی الدر المختار،، حلال وحرام چند اہم مباحث۔1:220

(76)الموسوعة الفقهية الكويتية ج19 ص11 بحوالہ:(1) الكليات في المادة.(2) المجموع للنووي 2/ 75، وتبيين اللغة، ولسان العرب المحيط، مادة:(خبث).(3) حاشية الدسوقي 1/ 33، شرح الزرقاني 1/ 5

(77)علاء الدين الكاساني، بدائع (دار الكتب العلمية ١٤٠٦ھ)1:60-62

References in Roman

1. *Ibn Manzur al-Afriqi, Lisan al-Arab (Dar Sader - Beirut 1414 H): 1:350*
2. *Ahmad ibn Muhammad ibn Ali al-Fayyumi, Al-Misbah al-Munir fi Ghareeb al-Sharh al-Kabeer (Al-Maktaba al-Ilmiyya - Beirut 1431): 1:77*
3. *Mufti Shoaib Alam, Shariah Ghizai Ahkam (Maktaba Al-Sunan Karachi 1442 H): 34*
4. *Mufti Muhammad Shafi Usmani, Ma'ariful Quran (Maktaba Maariful Quran 1429 H): 2:151*
5. *Maulana Khalid Saifullah Rahmani, Halal wa Haram (Zamzam Publishers Karachi, 3rd edition): 141*
6. *Abu Abdullah, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami' li Ahkam al-Quran (Dar al-Kutub al-Masriyya - 1384 H): 2:208*
7. *Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali al-Tusi, Ihya Ulum al-Din (Dar al-Ma'arif - Beirut 1431 H): 2:98*
8. *Mufti Shoaib Alam, Shariah Ghizai Ahkam (Maktaba Al-Sunan Karachi 1442 H): 35*
9. *Group of Scholars, headed by the Kuwaiti Ministry of Awqaf, Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah (Dar al-Salasil - Kuwait 1431): 10:205*
10. *Ali ibn Muhammad al-Amidi, Al-Ihkam fi Usul al-Ahkam (Al-Maktab al-Islami, Damascus - Beirut 1402 H): 1:113*
11. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah (Dar al-Salasil - Kuwait 1431): 10:20*
12. *Al-Baqarah 172*
13. *Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn al-Bayhaqi, Shu'ab al-Iman, Bab al-Mata'im wal-Masharib (Maktabat al-Rushd 1423 H): Hadith 5414*
14. *Al-A'raf 157*
15. *Al-Mu'minun 51*
16. *Mufti Abdul Hamid Sawati, Ma'alim al-Irfan fi Duroos al-Quran (Maktaba Duroos al-Quran Farooq Ganj Gujranwala 1428 H): 141*

17. *Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn al-Bayhaqi, Shu'ab al-Iman, Bab al-Mata'im wal-Masharib (Maktabat al-Rushd 1423 H): Hadith 5379*
18. *Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn al-Bayhaqi, Shu'ab al-Iman, Kitab al-Zuhd wa Qasr al-Amal (Maktabat al-Rushd 1423 H): Hadith 10024*
19. *Ibn Abidin, Radd al-Muhtar (Dar al-Fikr - Beirut 1386 H): 1:105*
20. *Ibn Najim, Al-Ashbah wal-Nazair (Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut - Lebanon 1419 H): 49*
21. *Abu Abdullah Muhammad ibn Umar, Al-Muhsul (Mu'assasat al-Risalah 1418 H): 1:102*
22. *Dr. Abdul Karim bin Ali bin Muhammad al-Namlah, It'haf Dhu al-Basair bi Sharh Rawdat al-Nazir fi Usul al-Fiqh (Riyadh: Dar al-Asimah, 1417 H): 2:12*
23. *Ibn Hajar, Fath al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari (Dar al-Ma'rifah - Beirut) 13:266*
24. *Sheikh al-Islam Ali bin Abdul Kafi al-Subki, Al-Ibahaaj fi Sharh al-Minhaj (Dar al-Kutub al-Ilmiyya - Beirut 1404 H): 1:58*
25. *Al-Ishbah wal-Nazair by Ibn al-Wakeel, 1:297*
26. *Abdul Rahman bin Ahmad, Ibn Rajab al-Hanbali, Jami al-Ulum wal-Hikam (Dar al-Ma'arifah, Beirut): 1:69*
27. *Also*
28. *Ibn Abidin, Radd al-Muhtar Ala al-Durr al-Mukhtar (Dar al-Fikr - Beirut 1386 H): 2:390*
29. *Mufti Shoaib Alam, Shariah Ghizai Ahkam (Maktaba Al-Sunan Karachi): See: Tafheem Islam Research Article, Content Writer, Mufti Shoaib Alam.*
30. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah (Matba'at Dar al-Safwa - Egypt) 38:192, referred to: (1) Al-Mu'jam al-Waseet, (2) Fath al-Qadeer 2/781, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, (3) Kashaf al-Qina 1/222, and Al-Mughni 3/24, Riyadh edition.*
31. *Ihya Ulum al-Din 2:92*
32. *Hakim al-Ummah Hazrat Maulana Ashraf Ali Thanvi Rahmatullah Alaih, Tuhfa-e-Bahishti Zevar, Tuhfa: Asatiza Jamia al-Rashid (Kitab Ghar, Nazimabad Number 3, Karachi) 25*
33. *Ihya Ulum al-Din 2:92*
34. *Ahmad ibn Muhammad ibn Ali ibn Hajar al-Haitami, Tuhfat al-Muhtaj fi Sharh al-Minhaj (Al-Maktaba al-Tijariyya bi-Misr 1357 H): 1:287*
35. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:127-128*
36. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:132*
37. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:132*
38. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:133, referring to: (1) Surah An-Nahl 5/5, (2) Surah Ghafir 40/79, (3) Al-Bada'i 5/35-36, and Al-Dusuqi on Al-Sharh al-Kabeer 2/115, and Nihayat al-Muhataj 8/142, and Matalib Awliya al-Nahy 6*

39. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:133, referring to the hadith of Anas: "We slaughtered a rabbit..."*
40. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:133, referring to: Al-Bada'i 5/39, and Ibn Abidin's Hashiyah 5/194, and the hadith: "Eating every predatory animal with fangs is Haram," narrated by Malik (2/496 - Salafi edition), and Muslim (3/1534 - Halabi edition).*
41. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 134*
42. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 135*
43. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 135*
44. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 137, referring to previous references in the rabbit section (F/23), and Ibn Abidin's Hashiyah 5/194*
45. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 138, referring to: (1) Al-Bada'i 5/38-39, and Ibn Abidin's Hashiyah 1/148*
46. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 138*
47. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 140, referring to: (1) Surah Al-An'am 145. Said by the author of Tafsir al-Manar (2/98)*
48. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah, Volume 5: 141*
49. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 144*
50. *Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Book of Foods, Chapter on Meat (Dar Ihya al-Kutub al-Arabi): Hadith 3314*
51. *Derived from: Shariah Ghizai Ahkam, Halal wa Haram, Important Topics (Tafheem Islam, Bahishti Zevar, Shariah Principles in Food Products), 102*
52. *Ibn Abidin, Muhammad Amin ibn Umar, Al-Uqood al-Durriyah fi Tanqih al-Fatawa al-Hamidiyyah (Dar al-Ma'arifah): 2:332*
53. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 5:125, referring to: (1) Al-Sharh al-Saghir 2/183, Dar al-Ma'arif edition, and Matalib Awliya al-Nahy 6/309*
54. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 4:258*
55. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 126*
56. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah 4:258*
57. *Al-Durr al-Mukhtar and Hashiyah Radd al-Muhtar: 2:427*
58. *Shari'i Ahkam for the Patient and the Physician, Dr. Mufti Abdul Wahid (Majlis Nashriyat Nazimabad Karachi): 1:11*
59. *Encyclopedia, 5:12, referring to: (1) Lisan al-Arab (Topic: Khamr), (2) Al-Qamus al-Muhit (Topic: Khamr), (3) Taj al-Arus (Topic: Khamr)*
60. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 14, referring to: (1) Al-Hidayah with Fath al-Qadeer 9/31*
61. *Al-Durr al-Mukhtar and Hashiyah Ibn Abidin (Radd al-Muhtar): 6:451*
62. *Al-Fatawa al-Shamiyyah: 6:452*
63. *Al-Fatawa al-Shamiyyah: 6:451*
64. *Al-Fatawa al-Shamiyyah: 6:452*
65. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah, Vol. 5, Page 17*

66. *Al-Durr al-Mukhtar and Hashiyah Ibn Abidin (Radd al-Muhtar): 6:452, also: Usman bin Ali Fakhr al-Din al-Zeilai al-Hanafi, Tabyin al-Haqa'iq Sharh Kanz al-Daqa'iq (Al-Matba'ah al-Kubra al-Amiriyya - Bulaq, Cairo 1313 H): 6:46*
67. *Al-Durr al-Mukhtar and Hashiyah Ibn Abidin (Radd al-Muhtar): 6:454*
68. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:73*
69. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:74*
70. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:109*
71. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:111*
72. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:103*
73. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:105*
74. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 40:107*
75. *Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar, Halal wa Haram, Important Topics: 1:220*
76. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah: 19:11, referring to: (1) Al-Kulliyat fi al-Maddah, (2) Al-Majmu' lil-Nawawi 2/75, Tabyin al-Lughah, and Lisan al-Arab al-Muhit (Topic: Khabith), (3) Hashiyah al-Dusuqi 1/33, Sharh al-Zurqani 1/5*
77. *Alaa al-Din al-Kasani, Bada'i (Dar al-Kutub al-Ilmiyya 1406 H): 1:60-62*